

لڑتار

ہندوستانی مسلمانوں کی سیاسی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ مسلمانہ قیادت کے ہا
کا ہے۔ مولانا آزاد، مولانا سید حسین احمد مدینی، مولانا حافظ الرحمن اور رفعتی عتیق الرحمن
عثمانی وغیرہ کے بعد ملکی سطح پر کوئی ایسی قابل ذکر سیاسی بلند فامت شخصیت نظر نہ ہے
آتی جس پر مجھے عکھ طور پر ملت اسلامیہ ہندیہ اعتماد کر سکتی ہو اور ایک آواز پر سبک کہتی ہو
”علومی اتحاد اور یکجہتی“ کا مظاہرہ کر کے اپنے سیاسی سائل حل کر اسکتی ہو۔
هر اور ہر ہنگامی کو ملک کے ایک ممتاز اور سیاسی رہنما جناب سید شہاب الدین
ایم پی جو مردم مسلم مجلس مشاورت کے کارگزار صدر بھی ہیں (مردم ہم یادوں نا خواستہ آں
یہ لکھ رہے ہیں کہ ”مرٹ اور دست“ کے قیام کے جو بنیادی مقصد تھا اور جن حالات اور پس
منظروں مخلص بانیوں نے اس کا قیام عمل میں لا یا لائھا، اور مرٹ اور دست کی جو غرض و غایت
تحقیادہ پسروں تھوکر رہ گئی ہے اور اسے اب بخض چند افرار نے احتصال اور بلوٹ کھوئے
کافر یا بنار کھلے ہے) دلیل کے ماں لکھر ہاں میں مسلمانوں کا سیاسی کنونشن بلا یا سید صاحب
نے ایک دلوں اکٹھ تقریر کی، ملک کے موجودہ سیاسی سائل پر تبصرے ہوئے، تجادیز
پاس ہوئیں اور اب تقریباً وہی حشرد یکجہتہ میں آیا ہے جو اس طرح کے روایتی کنونشوں کا
سموٹا یا ہے۔

شہاب الدین صاحب کے کنوشن کے تعلق سے مختلف اخبارات و جرائد اپنے
نتیجہ تاثرات اور آراء کا انہمار کر رہے ہیں اور انکوں کہا جائے کہ منعقدہ کنوش
کے تعلق سے ملکی اور علاقائی سطح کے اخبارات اور صحافی مظہرات دو دھڑوں میں بٹ
دی ہیں تو یہ بانہ ہو گا جہا تک ہماری رائے اور حقیقت پسنداد تجویز یہ کہ تعلق ہے
کہ یہ بات یہی ہے کہ قیامت اسلامیہ مہندی کے واقعی گوناگون مسائل میں جزو دار
لکھنے توجہ للہب بھی ہیں اور للہب حل بھی، ملک کی آزادی کے بعد جو بھی پارٹی پر سرا فنڈ
لئے اس نے مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کے تعلق سے ہر مرحلہ پر وابستہ اور خوشنا
عیت کی ہے میں عملہ ایسا بہت ہو کہ ہوا کہ ان کے جائز مطالبات اور مشکلات اور مکالیات
راز کروائے کے لیے موثر اور مخصوص اقدامات اٹھائے گئے ہوں۔

مسائل کی دلدل میں پھنسا ہوا آج کا سہدوستی ای سلیمان اپنے سیاسی معاشری اور
اقتصادی مستقبل سے ہائیوس نظر آ رہا ہے۔ جتنا پوچھا گالی ہی میں ملک کے سلمانوں کی
حاشی اور اقتصادی حالت کے بارے میں ایک سرسری روپری شائعہ ہوتا ہے
کہ ہائیسے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوری کھلایا جلنے
کے ملک بھارت میں سب سے بڑی اقلیت کو کس طرح جان بوجھ کر نظر انداز کیا
ا رہا ہے اور ان کے آئینی اور بینادی حقوق پامال کے ہار ہے ہیں۔ روپری کے
طبق سرکاری اور بھی کارپوریٹ زمرہ میں ہر سطح پر بھی ڈائریکٹر ویل، سرمایہ کا عدالت
برکارندوں کی حیثیت میں سلاماتوں کی نمائندگی انتہائی کم اور ہائیوس کن ہے۔ سرکاری
روکے ۲۰۰ سو تھارہ تی شعبوں کے ہم ہر ڈائریکٹر ویل میں سلمانوں کی تعداد صرف
رہے، پر ایکیٹ کپنیوں میں اس سطح پر سلاماتوں کی شمولیت ایک فیصد سے بھی کم
نہ ہاتی ہے۔ آٹھ بڑی پر ایکیٹ کپنیوں میں استلامی افسروں کی سطح پر سلمان صفر
، ارمنیہ کے دریاں ہیں، پر دائزری میں صفر سے کر ۶۔۵ فیصد تک ہے۔

ناظم ا

ہندوستانی مسلمانوں کی سیاسی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ مسلمہ قیادت کے خلاف
کا ہے۔ مولا نا آزاد، مولا نا سید حسین، احمد مدنی، مولا نا حفظ الرحمن اور رضتی عتیق الرحمن
عثمانی دیغیرہ کے بعد ملکی سطح پر کوئی ایسی قابل ذکر سیاسی بلند قامی شخصیت نظر نہیں
آتی جس پر مجھے بخوبی مدت اسلامیہ ہندوستانی اعتماد کر سکتی ہو اور ایک آواز پر لسیک کہتی ہو
”علوامی اتحاد اور یکجہتی“ کا مقابلہ ہر کوئی کے اپنے سیاسی سائل حل کر سکتی ہو۔

اور ہر جو لالیٰ کو ملک کے ایک ممتاز اور سیاسی رہنماء جناب سید شہاب الدین
ایم پی جو مر جوم سلم مجلسہ شادرت کے کارگزار صدر بھی ہیں (مر جوم ہم باول ناخراستہ اس
یہ کوہ رہے ہیں کہ ”مشادرت“ کے قیام کے جو بنیادی مقصد تھا اور جن حالات اور اپس
منظور میں مخلاص باشیوں نے اس کا قیام عمل ہیں لا یاتھا، اور مشادرت کی جو غرض و غایت
تھی وہ پکسر فوت ہو کر رہ گئی ہے اور اسے اب محض چند افراد نے استعمال اور لوٹ کھسوٹ
کا ذریعہ بنار کھا ہے) دہلی کے ماڈل نکر ہاں میں مسلمانوں کا سیاسی کونسلشن بلا یا سید صاحب
نے ایک دلوں اگلیز تقریر کی ملک کے موجودہ سیاسی سائل پر تبریز ہوئے، تباہی
پاس ہوئی اور اب تقریباً دھی حشرد یکجہتے میں آیا ہے جو اس طریقے کو دایتی کونسلشنوں کا
سمد تا آیا ہے۔

شہاب الدین صاحب کے کنوش سے تعلق ہے مختلف اخبارات و جرائد اپنے مختلف تاثرات اور آراء کا افہام کریں ہے میں اور اگر یوں کہا جائے کہ منعقدہ کنوش کے تعلق سے ملکی اور علاقائی سطح کے اخبارات اور صحافی حضرات دو دھڑوں میں بٹ چکے ہیں تو یہ بنا نہ ہو گا جہاں تک ہماری رائے اور تحقیقت پسند از تجزیہ کا تعلق ہے اور صحیح بات یہی ہے کہ ملت اسلامیہ سندھ یہ کے واقعی گرونگوں مسائل پر یہ جو زندگانی کے لئے توجہ للہب بھی ہیں، اور طلب طلب بھی، ملک کی آزادی کے بعد جو بھی پارلیمنٹ سرا فنڈ آئی اس نے مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کے لئے ہر جگہ پر ہمیشہ اور خوش خفا دعوے کیے ہیں عملہ ایسا بہت ہی کم ہوا کہ ان کے جائز مطالبات، مشکلات اور مشکلائیات را الکروانے کے لیے موثر اور حصیض اقدامات اٹھائے گئے ہوں۔

مائیں دلمل میں چھپا ہوا آج کا سندھ و ستانی مسلمان اپنے سیاسی معاشری اور اقتصادی مستقبل سے ہمایوس نظر آ رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ملک کے مسلمانوں کی معاشری اور اقتصادی حالت کے بارے میں ایک سرسری روپورٹ شائع ہوئی ہے میں جائز ہے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوری کہلایا جانے والے ملک بھارت میں سب سے بڑی اقلیت کو کس طرح جان بوجھ کر نظر انداز کیا جا رہا ہے اور ان کے آئینی اور بینادی حقوق پاہال کے جا رہے ہیں۔ روپورٹ کے طبق سرکاری اور بھی کار پوری میں ہر سطح پر بختی ڈائریکٹر فولما، سرمایہ کا ملک، برکارندوں کی حیثیت ہم مسلمانوں کی تمام اندگی انتہائی کم اور ماہیں کم ہے۔ سرکاری بڑے کے ۲۰٪ تجارتی شعبوں کے نہ ۸٪ ڈائریکٹر فولما میں مسلمانوں کی تعداد صرف رہے، پر ایویٹ مکپنیوں میں اس سطح پر مسلمانوں کی کمیت ایک فیصد سے بھی کم نہ جاتی ہے۔ آٹھ طبقی پر ایویٹ مکپنیوں میں اسلامی افسروں کی سطح پر مسلمان صفر، اور فیصد کے دریافت ہیں، پر دائزدی میں صرف سرد کر ۴-۵ فیصد تک ہے۔

مزدوروں کی سطح پر صفر سے سارہ افیضت تک ملتے ہیں۔ یہ سینکڑوں پر اسی پوت کی پیشیں یہ مسلمانوں کا رکنوں کا نام و نشان نہیں ملتا۔ گورنمنٹ سروپر جے آئی، اے ایس آئی، بی، ایس اور فوج میں مسلمانوں کا تناسب محفوظ رائے نام۔ افیضت کے لگ بھج ہے۔ ان سے کم درج کی سروں سلمان ۲ سر یا ۳ فیضت بنکوں اور مالیاتی اور اوروں میں پائے گئے ہیں۔ سر کاری ملکوں میں ڈرامیٹ اور چھپر اسیوں تک کی نوکریوں میں سلمان اپنی آبادی کے تناسب کا درسوں حصہ بھی نہیں پائے۔ یہاں حال پر لیں اور نہیں فوجی فوج سز کا ہے، رپورٹ کے مطابق خاتمہ نہیں ابادی کے اثرات کی زد میں سب سے زیادہ سلمان ہی آئے تھے۔ اینمازی شعبہ میں بھی ٹرے اور درمیانی کاشتکاروں کی حیثیت سے مسلمانوں کا تناسب اپنی آبادی کے لحاظ سے یہ انتہا کم ہے۔ دیہی معيشیت میں مسلمانوں کی حیثیت بے زین مزدوروں درست کاروں، خورده فروشوں اور تنخواہ یا پسکارکنوں کی ہے۔ کشتکاری کے نزدیک مسلمانوں کی شمولیت کافی حد تک ناقص ہے۔ ایک محتاج اندانے کے مطابق چھ لاکھ چھوٹے یوٹوں میں مسلمانوں کے صرف چودہ ہزار یونٹ ہیں۔

اس سرسری جائزے سے اندازہ لگاتا چھڑیا رہ مشکل نہیں کہ ملک کے مسلمانوں کی مجموعی حالت کس قدر قابلِ رحم اور باعثِ نکردشیش ہے رہا مسلمانوں کے آزاد پیشے کا سوال ان کی تجارت، ان کا کاروبار اور دوسرے کام تو اسے تباہ و بریاد کرنے کے لئے ملک کی فرقہ پرست، متعصب اور جنزوں قولوں کے پاس مکمل اعداد شمار ہوتے ہیں لکھ ملک کے سے علاقہ، مشہر اور جگہ میں مسلمانوں کی آبادی سوزگار کے وسائل کیا ہیں اور ان کی معيشیت کی جیسا کیا ہے؟ اینہا ایک شتم سالش کے تحت فرقہ طائف فسادات کی آگ بھڑکائی جاتی ہے اور یہک پتھار کر کر کھلانے کی جائیداد ملک